

پوچھ رہا ہے اور مرزا کی طرف متوجہ نہیں۔ فرماتے ہیں۔ میں بے زبان نہیں کہ آپ مجھ سے کچھ پوچھنا نہیں چاہتے۔ غیروں کی طرح میرے بھی منہ میں زبان ہے۔ میرا دل بھی تمناؤں اور ارمانوں سے لبریز ہے۔ کاش! مجھ سے بھی پوچھیے کہ تو کیا چاہتا ہے۔

۴-۷ شرح : اے خدا! جب تیرے سوا حقیقتہً کوئی موجود نہیں تو ارد گرد جو ہنگامہ بپا نظر آتا ہے، آخر یہ کیا ہے؟

کہیں حسین اور دل لبھا لینے والے محبوب موجود ہیں۔ پھر ان کے غم نے ناز، عشوے اور ادائیں ایسی ہیں، جنہیں دیکھ کر انسان بے اختیار فریفتہ ہو جاتا ہے۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ سب کچھ کیا ہے؟

پھر محبوبوں کی سیاہ اور عنبر بھری زلفیں اور ان کی سرمئی آنکھوں کی نظریں ان سب کو کیا سمجھیں اور ان کی دلربائی و دلفریبی سے کیونکر بچیں؟ یہ سبزہ و گل، بہار کے یہ پر لطف منظر، بادلوں کا چھا جانا، نہایت خوشگوار ہواؤں کا چلنا، یہ سب کچھ کیا ہے؟

دنیا میں یہ گونا گوں ہنگامے اتنے دلکش ہیں کہ انسان ان میں الجھنے سے باز نہیں رہ سکتا۔ بیشک اے خدا! حقیقی وجود صرف تیرا ہے اور ہمیں تیرے سوا کسی سے وابستگی نہ ہونی چاہیے۔ صرف تیری ہی لگن ہمارے دل میں ہونی چاہیے۔ تاہم تو نے ہی دنیا میں ایسی بے شمار چیزیں پیدا کر دی ہیں، جو دلوں کو بے اختیار اپنی طرف کھینچ لیتی ہیں کہ بقول مولانا طباطبائی سراب کی محویت میں دریا کی طلب سے ہاتھ دھوئے بیٹھے ہیں۔

۸- شرح : ہماری سادہ لوحی اور نادانی ملاحظہ فرمائیے کہ ان محبوبوں سے وفا کی امید لگائے بیٹھے ہیں، جو جانتے ہی نہیں کہ وفا کیا چیز ہوتی ہے۔

۹- شرح : درویشوں کی صدا اس کے سوا کیا ہو سکتی ہے کہ ہاں